بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

الفضل قادیان

خطبہ نمبر ۱۶

یوم سہ شنبہ

جلد ۳۲ | ۹ ماہ ہجرت ۱۳۲۳ ہش | ۱۵ جمادی الاول ۱۳۶۳ھ | ۹ مئی ۱۹۴۴ء | نمبر ۱۰۷

مدینۃ المسیح

قادیان۔ ۸ ماہ ہجرت حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق کی صبح نو بجے کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے کہ حضور کو سردرد کی شکایت ہے۔ جس کا تعلق زکام سے ہے احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں آج صبح ۔ ایم حضور ایدہ اللہ سیر کے لئے ڈلہوزی تشریف لے گئے۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو نزلہ۔ سردرد اور اختلاج کی شکایت ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت مرزا شریف احمد صاحب کی طبیعت رو بصحت ہے۔ لیکن دن کو ہلکا بخار ہو جاتا ہے احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں

صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب مع بیگم صاحبہ دہلی سے تشریف لے آئے ہیں۔

خطبہ جمعہ

ہم میں سے ہر شخص کا فرض ہے۔ کہ دین کی خاطر قربانیاں کرنے کیلئے اپنی ہر چیز تیار رکھے!

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۸ ماہ شہادت ۱۳۲۳ ہش مطابق ۲۸ اپریل ۱۹۴۴ء

(مرتبہ مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل)

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔ رات کو مجھے

اسہال کی تکلیف

ہو گئی تھی۔ صبح اللہ تعالیٰ نے اس میں کچھ افاقہ تو پیدا کر دیا۔ مگر معلوم ہوتا ہے یہ تکلیف انفلوئنزا کا نتیجہ تھی۔ کیونکہ آج صبح سے مجھے سردرد کی شکایت شروع ہو گئی ہے۔ جو بڑھتی جا رہی ہے۔ اس لئے اس وقت مجھ سے زیادہ بولا نہیں جاتا۔

آج بجائے کوئی نئی بات کہنے کے میں جماعت کو پھر اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ کہ ہر

بڑے کام کیلئے

ایک تیاری کی ضرورت ہوا کرتی ہے۔ بہت لوگ ہوتے ہیں۔ جو تیاری کو غیر ضروری قرار دے کر پیچھے ہٹے رہتے ہیں۔ اور صرف اس دن کے امیدوار رہتے ہیں جب اصل مقابلے کا وقت آ جائے۔ اور وہ سمجھتے ہیں۔ کہ ہم اس دن مقابلہ کیلئے میدان میں نکل کھڑے ہوں گے۔ مگر جیسا کہ حضرت مسیح ناصریؑ نے کنواریوں کی مثال میں بتایا ہے۔ وقت آنے پر کام نہیں کر سکتے۔ اور مقابلہ پر پیچھے ہٹنے والے ثابت ہوتے ہیں۔ پھر کچھ لوگ وہ ہوتے ہیں۔ جو

تیاری کے لمبے عرصہ سے

گھبرا جاتے ہیں۔ اور سمجھتے ہیں۔ کہ شاید کوئی جنگ ہونے والی ہی نہیں۔ کچھ دن تو اُن کا جوش قائم رہتا ہے۔ مگر پھر اُن میں مساوات کا سا رنگ پیدا ہو جاتا ہے۔ یہ لوگ بھی وقت آنے پر کبھی کامیاب ثابت نہیں ہوا کرتے۔

میں نے جماعت کو اس امر کی طرف پچھلے چند ہفتوں سے توجہ دلائی ہے۔ کہ

اسلام کی فتح اور اسکی کامیابی کیلئے

جو جنگ ہونے والی ہے۔ وہ اب قریب آ رہی ہے۔ اور ہمیں اس کی خاطر قربانیاں کرنے کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔ اسی غرض کے لئے میں نے بعض مالی تحریکیں کی ہیں۔ بعض وقف زندگی کی تحریکیں ہیں۔ اور اسی سلسلہ کی ایک کڑی گو میں نہیں کہہ سکتا کہ وہ تحریک میں نے کی۔ وہ دوسروں کی طرف سے آئی۔ اور میرے دل نے اُس کو قبول کر لیا۔ کالج کی تحریک ہے۔ بعد میں مجھ پر انکشاف ہوا کہ یہ تحریک بھی آئندہ جنگ کی کڑیوں میں سے ایک اہم کڑی ہے۔ ان تحریکوں کے معنے صرف یہ ہیں۔ کہ ہمیں آئندہ جنگ کے لئے تیار ہو جانا چاہیئے۔ جیسا کہ میں نے بارہا بتایا ہے۔ وہ وقت جب اسلام کے لئے مسلمانوں کو فوری طور پر قربانیاں کرنی پڑیں گی اچانک آ جائے گا۔ مگر جب تک اس دن کے آنے سے پہلے سے تیاری نہ کی جائے۔ وہ اچانک آ جائے یا خبر دے کر آئے۔ ہمیں کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا۔ تیاری ہی ایک ایسی چیز ہے۔ کہ علم کے ساتھ جنگ ہو یا بغیر علم کے جنگ ہو۔ انسان کے کام آیا کرتی ہے۔ پس میں نے جو

مختلف تحریکات

کی ہیں۔ وہ اسی لئے ہیں۔ کہ جماعت کو آئندہ جنگ کے لئے تیار کیا جائے۔ مگر میں جانتا ہوں۔ کہ کئی لوگ ایسے ہیں۔ جو کچھ عرصہ کے بعد کہیں گے۔ کہ کچھ بھی نہیں ہوا۔ اُن کے دل بیٹھنے شروع ہو جائیں گے اور وہ سمجھیں گے کہ وہ دن جس کیلئے ہم تیاری کر رہے تھے نہ معلوم آتا بھی ہے یا نہیں آتا۔ مگر جب وقت آئے گا۔ ایسے لوگ پیچھے گر جائیں گے۔ اسی طرح وہ لوگ جو اس وقت اس آواز کا جواب نہیں دیتے اور سمجھتے ہیں کہ ہم بڑے مخلص ہیں۔ ہم بڑی قربانی کرنے والے ہیں۔ ہم بڑا ایثار کرنے والے ہیں۔ جب خدا کی طرف سے آواز آئے گی۔ ہم فوراً قربانی کرنے کے لئے تیار ہو جائیں گے۔ وہ بھی جب وقت آئے گا پیچھے ہٹ جائیں گے اور اسلام کے بہادر سپاہیوں کے ساتھ اپنے قدم ملا نہیں سکیں گے۔ صرف وہ منزلِ مقصود پر پہنچیں گے۔ صرف وہ کامیابی کا مُنہ دیکھیں گے۔ اور صرف وہ

اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث

ہوں گے۔ جو اس دن کے آنے سے پہلے

ایڈیٹر:۔ غلام نبی

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا۔

اس کے لئے تیاری کریں گے اور کرتے چلے جائیں گے۔ زمانہ کا بُعد یا زمانہ کا چھوٹا ہونا اُن کی تیاری میں روک نہیں بنتا۔ حضرت مسیح ناصریؑ نے کہا۔ میں جاتا ہوں۔ تا کہ خدا تمہاری طرف دوسری قدرت بھیج دے۔ اور میں اس لئے جاتا ہوں۔ تا کہ خدا کی طرف سے تمہارے لئے فارقلیط آئے۔ لوگوں نے انتظار کیا۔ اور کرتے چلے گئے۔ مگر آخر انہوں نے کہا فارقلیط کلیسیا ہی ہے۔ آخر چند صدیوں یعنے چھ سو سال کے بعد

محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ذریعہ

وہ فارقلیط ظاہر ہوا۔ اور وہ لوگ جو انتظار کر کے تھک چکے تھے۔ اُس فارقلیط پر ایمان لانے سے محروم رہ گئے۔ صرف وہ چند لوگ جو اس امید میں زندہ رہے اور اس کا ایک لمبے عرصہ تک انتظار کرتے چلے گئے۔ انہوں نے اُس کو پا لیا۔ تو خدا تعالےٰ کی طرف سے کبھی اتنا لمبا انتظار کرنا پڑتا ہے۔ کہ قوم کی قوم سو جاتی ہے۔ اور کبھی وہ گھڑی اتنی قریب کر دی جاتی ہے۔ کہ لوگ ابھی ہتھیار بھی سنبھالنے نہیں پاتے۔ کہ لڑائی ختم ہو جاتی ہے۔ وہی شخص کامیاب ہوتا ہے۔ جو اپنے آپ کو

ہر وقت تیار

رکھتا ہے۔ اور سمجھتا ہے۔ کہ نہ معلوم کب اور کس چیز کا میرا دوست مجھ سے مطالبہ کریگا۔ مجھے یاد ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

سچی دوستی کے متعلق ایک کہانی

سنایا کرتے تھے۔ آپ فرمایا کرتے ایک امیر آدمی تھا جو بہت بڑا دولتمند تھا۔ اُس کا ایک لڑکا تھا۔ جس نے اپنی دولت کی وجہ سے کئی اوباش نوجوان اپنے ارد گرد جمع کر لئے تھے۔ وہ اُن کے لئے قسم قسم کے کھانے تیار کر کے لے جاتا۔ قسم قسم کے شربت اُن کے پینے کے لئے تیار کراتا۔ کبھی فالودہ ان کو کھلاتا کبھی پھل ان کے سامنے پیش کرتا کبھی مٹھائیاں ان کے لئے منگواتا۔ کبھی عطر اور خوشبودار تیل لا کر دیتا۔ کبھی مختلف قسم کی خوشبودار دھونیں سے ان کے کمرے کو معطر کرتا۔

غرض ان کی مجلس خوب گرم رہتی۔ وہ شربت پیتے رہتے۔ کھانے کھاتے رہتے مٹھائیاں اور پھل وغیرہ استعمال کرتے رہتے اور اقرار کرتے۔ کہ ہم تجھ سے ایسی محبت کرتے ہیں۔ کہ ہمارے جیسے دوست کبھی کسی کو میسر نہیں آئے۔ باپ اپنے بیٹے کو ہمیشہ نصیحت کرتا اور اُسے کہتا۔ کہ ان دوستوں کا کوئی اعتبار نہیں۔ مگر وہ جواب میں یہی کہتا۔ کہ ابا آپ کو کیا پتہ یہ دوست تو ایسے اچھے اور وفادار ہیں۔ کہ ان سے بڑھ کر

وفادار دوست

اور کوئی ہو ہی نہیں سکتا۔ ایک دن باپ نے اپنے بیٹے سے کہا۔ اگر تمہاری یہ بات درست ہے۔ کہ یہ نوجوان تمہارے سچے دوست ہیں۔ اور تمہیں میری بات پر اعتبار نہیں آتا۔ تو تم اس کا تجربہ کر کے دیکھ لو۔ تم ان کے گھروں پر جاؤ۔ اور اُن سے کہو۔ میرے باپ نے مجھے اپنے گھر سے نکال دیا ہے۔ اب میرے گذارہ کی کوئی صورت نہیں۔ مجھے کچھ روپے دو۔ تا کہ میں اُن سے تجارت کر سکوں۔ پھر دیکھو کہ تم سے یہ دوست کیسا سلوک کرتے ہیں۔ وہ کہنے لگا۔ بہت اچھا میں اِس کا تجربہ کر لیتا ہوں۔ چنانچہ وہ کسی دوست کے پاس گیا۔ اور اُس سے کہنے لگا۔ ابا نے مجھے اپنے گھر سے نکال دیا ہے۔ اب میں چاہتا ہوں۔ کہ گذارہ کے لئے کوئی تجارت کروں۔ فی الحال تم مجھے پانچ ہزار روپیہ دے دو۔ جب تجارت سے آمد شروع ہوئی۔ تو آہستہ آہستہ یہ قرض اتار دوں گا۔ جس وقت دوست سے اس نے یہ ذکر کیا۔ وہ سنتے ہی کہنے لگا۔ مجھے آپ سے بڑی ہمدردی ہے۔ مگر مجھے افسوس ہے۔ کہ میرا روپیہ اس وقت فلاں فلاں جگہ پھنسا ہوا ہے۔ اگر روپیہ میرے پاس ہوتا۔ تو میں ضرور دیتا۔ مگر میں معذور ہوں۔ یہ کہہ کر اور معذرت کا اظہار کر کے وہ واپس اپنے گھر چلا گیا۔ اس کے بعد وہ دوسرے دوست کے پاس گیا۔ اور اس نے بھی یہی جواب دیا۔ پھر تیسرے دوست کے پاس گیا۔ اور اُس نے بھی یہی جواب دیا۔ چونکہ اس عرصہ میں

یہ بات اُس کے تمام دوستوں میں پھیل گئی۔ اس لئے آخر میں تو ایسا ہوا۔ کہ یہ جب اپنے کسی دوست کو آواز دیتا۔ تو وہ باہر ہی نہ نکلتا۔ اور نوکر کے ذریعہ کہلا بھیجتا۔ کہ اُس سے جا کر کہہ دو۔ میاں گھر میں نہیں ہیں۔ آخر وہ مایوس ہو کر رات کو اپنے گھر میں واپس آگیا۔ اور باپ سے کہنے لگا۔ کہ آپ کی بات تو سچی نکلی۔ میں سب کے پاس گیا۔ مگر

کسی نے بھی میری مدد نہیں کی

کچھ تو ایسے تھے۔ جنہوں نے باہر نکل کر معذرت کر دی۔ اور اکثر ایسے تھے۔ جو باہر ہی نہ نکلے۔ باپ نے یہ سنکر کہا۔ تم نے تو اپنے دوست دیکھ لئے۔ آؤ اب میں تمہیں اپنا دوست بتاتا ہوں۔ یہ کہکر اُس نے بیٹے کو ساتھ لیا۔ اور دوست کی طرف چل پڑا۔ راستہ میں اُسے کہنے لگا بیٹا سچا دوست بڑی مشکل سے ملا کرتا ہے۔ اور پھر جس طبقہ میں تم اپنے دوست تلاش کرتے ہو۔ اس میں تو کسی سچے دوست کا ملنا اور بھی مشکل ہوتا ہے۔ تمہیں میرا دوست دیکھ تعجب آئے گا۔ مگر سچا دوست وہی ہے۔ یہ کہتے ہوئے وہ اُسے شہر سے باہر لے گیا۔ وہاں

ایک چھوٹی سی جھونپڑی

تھی۔ اس جھونپڑی کے قریب پہنچ کر اس نے دروازہ پر دستک دی۔ اور جو شخص اس کے اندر تھا اُسے بُلایا۔ بیٹا یہ دیکھ کر بڑا حیران ہوا۔ کہ میرا باپ تو اتنا امیر آدمی ہے۔ اور اس کا دوست ایسا غریب اور چھوٹے طبقے کا ہے۔ کہ ایک جھونپڑی میں رہتا ہے۔ تھوڑی دیر کے بعد اندر سے آواز آئی کہ کون ہے۔ اس نے اپنا نام لیا۔ کہ میں ہوں۔ اور ایک ضروری کام کے لئے آپ کے پاس آیا ہوں۔ اس آواز کو سننے کے بعد خاموشی طاری ہو گئی۔ دو منٹ چار منٹ۔ دس منٹ بیس منٹ گذر گئے۔ مگر کسی نے دروازہ نہ کھولا۔ بیٹے نے اپنے باپ سے کہا۔ آپ کا دوست بھی ویسا ہی نکلا۔ جیسے میرے دوست تھے۔ باپ نے کہا۔ ذرا ٹھہر جاؤ میرا دوست ایسا نہیں ہے۔ معلوم نہیں کیا وجہ پیش آئی۔

کہ اُس نے نکلنے میں دیر لگا دی ہے۔ تھوڑی دیر گذری۔ تو دروازہ کھلا اور اندر سے

معمولی غریبانہ لباس میں

ایک شخص نکلا جس کے ساتھ اسکی عورت تھی۔ ہاتھ میں تلوار تھی اور کمر کے ساتھ ہمیانی بندھی ہوئی تھی۔ جس میں روپے تھے۔ اُس نے باہر نکل کر السلام علیکم کہا اور پھر پوچھا۔ کہ کیا کام ہے۔ اُس نے کہا۔ کام تو پھر بتاؤں گا۔ پہلے تم یہ بتاؤ۔ کہ تم نے باہر نکلنے میں دیر کیوں لگائی ہے۔ وہ کہنے لگا۔ میرے آپ کے ساتھ مدت سے دوستانہ تعلقات ہیں اور ہم کبھی کبھار آپس میں مل بھی لیتے ہیں۔ ہمیں ایک دوسرے پر کامل یقین اور اعتبار ہے۔ کہ آپ کو کوئی ضرورت پیش آئے۔ تو میں آپ کے کام آؤں گا۔ اور اگر مجھے کوئی ضرورت پیش آئے۔ تو آپ میرے کام آئیں گے۔ لیکن یہ واقعہ کہ رات کو آپ میرے پاس آئے ہوں۔ اور آپ نے میرا دروازہ کھٹکھٹایا ہو۔ ایسا پہلے کبھی نہیں ہوا۔ پس جب آپ نے دروازہ کھٹکھٹایا۔ تو میں نے سمجھ لیا۔ کہ ضرور

کوئی بڑی مصیبت

آئی ہے۔ تبھی آپ رات کو میرے پاس آئے ہیں۔ لیکن میں نے کہا۔ خواہ کوئی بھی مصیبت ہو مجھے اس کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔ چنانچہ میں نے سوچا۔ کہ میرے پاس تین چیزیں ہیں۔ ایک میری بیوی ہے۔ کچھ ساری عمر کا اندوختہ پانچ سو روپیہ ہے۔ جو زمین میں دفن ہے۔ جو ایک چھوٹی موٹی ملازمت سے میں نے تھوڑا تھوڑا کر کے جمع کیا ہے۔ اور ایک میری جان ہے۔ میں نے خیال کیا۔ کہ گو آپ بڑے آدمی ہیں۔ مگر کسی وقت بڑے آدمی کو بھی کوئی مصیبت پیش آجاتی ہے۔ شاید آپ کو

روپیہ کی ضرورت

ہو۔ اور اسی لئے آپ میرے مکان پر تشریف لائے ہوں۔ سو میں اٹھا اور روپیہ نکالنے لگا۔ اور اسی وجہ سے مجھے دیر لگ گئی ہے۔ کیونکہ میں غریب آدمی ہوں۔

اور میاں نے ایک گھر اگڑھا کھود کر وہاں پانچ سو روپیہ دفن کیا ہوا تھا۔ گڑھے کے کھودنے اور روپیہ نکالنے میں کچھ دیر ہو گئی۔ مگر بہر حال میں نے روپیہ نکال لیا۔ پھر میں نے اپنی بیوی کو ساتھ لیا۔ اور خیال کیا۔ کہ شاید

عورتوں کی خدمت کی ضرورت

ہو چنانچہ میں نے اسے کہا۔ چل نیک بخت! شاید تیری خدمت کی ضرورت ہو۔ تیسری چیز

میری جان

ہے۔ سو وہ بھی حاضر ہے۔ اور تلوار میرے ہاتھ میں ہے۔ کوئی بھی آپ کا دشمن ہو۔ میں اس سے لڑنے اور اپنی جان دینے کو تیار ہوں۔ سو میں تینوں چیزیں لے کر آ گیا ہوں۔ اگر کسی عورت کی خدمت کی ضرورت ہے تو میری بیوی حاضر ہے۔ اگر روپیہ کی ضرورت ہے۔ تو میری ساری عمر کا اندوختہ حاضر ہے۔ اگر جان کی ضرورت ہے۔ تو میری جان حاضر ہے۔ جس دشمن کا مقابلہ کرنے کے لئے کہیں۔ میں اس کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہوں۔ اُس امیر آدمی نے شکریہ کے ساتھ اُسے رخصت کیا اور کہا میں تو صرف

اپنے بیٹے کو نصیحت

کرنے کے لئے یہاں لایا تھا۔ اس کے بعض اوباش نوجوان دوست تھے اور یہ ان کو بڑا وفادار اور سچا دوست سمجھتا تھا۔ میں نے اسے بتایا۔ کہ وہ سچے دوست نہیں ہیں۔ سچا دوست اگر تم دیکھنا چاہتے ہو۔ تو میرے ساتھ آؤ۔ چنانچہ میں نے اِسے دکھا دیا۔ کہ سچا دوست کیسا ہوا کرتا ہے۔ مجھے کسی خدمت کی ضرورت نہیں تم اپنے گھر چلے جاؤ۔

حقیقت یہ ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ بھی اپنے ایسے ہی دوست دنیا میں چاہتا ہے۔ یہی لوگ

خدا تعالیٰ کی جنت میں

جاتے ہیں۔ اور انہی کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ یا ایّتھا النفس المطمئنّة ارجعی الیٰ ربك راضیة مرضیّة۔ فادخلی فی عبادی وادخلی جنّتی۔ اے نفس مطمئنہ جو ایک ہی طرف ٹِک گیا۔ یعنی جو ایک طرف جھکا۔ اور پھر جھکتا ہی چلا گیا۔ اور میرے ساتھ تعلق پیدا کرنے پر اُسے اطمینان ہو گیا۔ جب کسی شخص کے دل میں کوئی خلش ہوتی ہے۔ وہ کبھی دائیں جاتا ہے۔ کبھی بائیں جاتا ہے۔ کبھی آگے جاتا ہے۔ کبھی پیچھے جاتا ہے۔ کیونکہ وہ اپنے مقصود کی تلاش اور اس کی جستجو میں محو ہوتا ہے۔ ابھی اس کا مقصود اُسے ملا نہیں ہوتا لیکن نفس مطمئنہ وہ ہے جس کا مقصود اُسے مل گیا۔ جیسے بچہ جب ماں سے کھویا جاتا ہے۔ تو وہ چیختا چلاتا کبھی دائیں جاتا ہے کبھی بائیں جاتا ہے۔ کبھی اِدھر جاتا ہے۔ کبھی اُدھر جاتا ہے۔ لیکن جب اُس کی ماں اُسے مل جاتی ہے۔ تو وہ اس کی گودی میں آرام سے لیٹ جاتا بلکہ بسا اوقات سو جاتا ہے۔ یہی مراد ہے نفس مطمئنہ سے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اے نفسِ مطمئنہ

جسے میری جستجو تھی۔ اور جس کو میں مل گیا اور جو مجھ پر ٹیک لگا کر ایسا لیٹا۔ کہ پھر اِدھر اُدھر اُس نے نہیں دیکھا۔ ارجعی الیٰ ربك۔ تو نے جب مجھے دیکھ لیا۔ تو تیرے دل سے کسی اور کی خواہش بالکل مٹ گئی۔ چونکہ تیرے دل میں میری ہی خواہش تھی۔ اس لئے آ آ۔ اپنے رب کے پاس آ جا۔ تجھے کسی اور طرف جانے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ تیری خواہش یہی تھی۔ کہ تو میری گودی میں آ جائے پس

تو آ اور میری گودی میں بیٹھ جا

راضیة مرضیّة۔ تو خوش ہو گیا۔ کہ جس چیز کی تجھ کو تلاش تھی وہ تجھے مل گئی۔ مگر یہی نہیں۔ کہ تو خوش ہو گیا۔ کہ جس چیز کی تجھے تلاش تھی وہ تجھے مل گئی۔ بلکہ بات یہ ہے۔ کہ میں بھی خوش ہو گیا۔ کیونکہ جس طرح تجھے میری تلاش تھی۔ اسی طرح مجھے بھی تیری جستجو تھی۔ فادخلی فی عبادی وادخلی جنّتی۔ آ آ اب تو

میرے بندوں میں داخل ہو جا

اور چونکہ اب تو میرے بندوں میں داخل ہو گیا ہے اسلئے جو چیز میری ہے۔ وہ تیری ہے۔ جو میرا مال ہے وہ تیرا مال ہے۔ اور چونکہ میرا مقام جنت ہے اس لئے تو بھی جنت میں آ جا۔ اور ان بندوں میں شامل ہو جا۔ جو آقا سے دُوری نہیں رکھتے۔ آقا کی چیز ان کی چیز ہوتی ہے۔ اور ان کی چیز آقا کی چیز ہوتی ہے۔ اب میری چیزیں میری ہی نہیں بلکہ تیری بھی ہیں۔ اور تیرا حق ہے۔ کہ تو ان سے جس طرح چاہے حظ اٹھائے۔

ان آیات میں تمثیلی طور پر وہی بات بیان کی گئی ہے۔ جو اس مثال میں بیان کی گئی تھی۔ جیسے اُس نے کہا کہ میں اپنی ہر چیز لے آیا ہوں۔ بیوی لے آیا ہوں۔ کہ شاید کسی عورت کی خدمت کی ضرورت ہو۔ مال لے آیا ہوں۔ کہ شاید روپیہ کی ضرورت ہو۔ جان لے آیا ہوں اور ساتھ ہی لڑنے کیلئے تلوار بھی۔ کہ شاید میری جان کی ضرورت ہو۔ اسی طرح فرمایا فارجعی الیٰ ربك راضیة مرضیّة۔ تو چاہتا تھا۔ کہ مجھ کو لے اور میرے پاس آ جائے۔ پس چونکہ تو نے مجھ کو لے لیا اور میرے پاس آ گیا۔ اس لئے میرے پاس آنے کی وجہ سے جو کچھ میرا ہے وہ تیرا ہے۔ فادخلی فی عبادی وادخلی جنّتی۔ نہ صرف میں نے تجھ کو اپنا وجود دے دیا۔ بلکہ تجھے کامیاب بھی کر دیا۔ اور اپنی جنت میں تجھ کو داخل کر دیا۔ یہ کیسی

وفا اور اخلاص والی محبت

ہے۔ جو اللہ تعالیٰ ہم سے رکھتا ہے پس وہ ایسی محبت کا ہم سے بھی تقاضا کرتا ہے۔ خواہ وہ ہم سے ایک ہزار سال تک انتظار کرائے۔ اور پھر کہے آ جاؤ میرے بندو مجھے تمہاری جان کی ضرورت ہے۔ اور خواہ دو منٹ میں ہی کہے کہ آ جاؤ اور اپنی جانیں میرے دروازہ پر قربان کر دو۔ اس کو ایسے خادموں کی ضرورت نہیں ہے۔ جو قربانی کے لئے تیاری نہیں کرتے۔ یا اس کی طرف سے آواز بلند ہونے میں اگر دیر ہو جائے۔ تو وہ سست ہو کر بیٹھ جاتے ہیں۔

پس جو تحریکیں میں نے جماعت میں کی ہیں۔ ان کی طرف میں ایک دفعہ پھر دوستوں کو توجہ دلاتا ہوں۔ کوئی شخص میری ان تحریکات کو اس رنگ میں نہ سمجھے۔ کہ شاید کل ہی وہ دن آنے والا ہے۔ جب اسلام کی ترقی کے لئے جماعت سے

انتہائی قربانیوں کا مطالبہ

کیا جائے گا۔ ہم تو کہتے ہیں اس دن کے آنے میں ابھی اور دیر ہو۔ تاکہ ہمارے کمزور بھی تیاری کر لیں۔ اور ہم میں سے ہر شخص کے اندر ایسا مادہ پیدا ہو جائے۔ کہ وقت آنے پر ہم اپنے اموال۔ اپنے اوقات۔ اپنی جانیں۔ اپنی اولادیں۔ اپنی بیویاں اور اپنے دوست سب کچھ خدا کی خاطر قربان کرنے کے لئے تیار ہو جائیں جس طرح سفر پر جانے سے پہلے لوگ اپنی پوٹلیوں اور اپنے ٹرنکوں میں اسباب بند کر کے بیٹھ جاتے ہیں۔ اور وہ اس بات کے منتظر ہوتے ہیں۔ کہ گاڑی کی سیٹی بجے۔ تو وہ اپنا اسباب اٹھا کر ڈبے میں بیٹھ جائیں۔ اسی طرح ہم میں سے ہر شخص کا فرض ہے۔ کہ وہ دین کے لئے اپنی تمام چیزیں تیار رکھے تاکہ جب خدا کی طرف سے

آنیوالے انجن کی آواز

سنائی دے۔ تو وہ دو منٹ کے اندر اندر سٹیشن پر پہنچ جائے۔ اور پھر جتنے منٹ اُس گاڑی نے سٹیشن پر ٹھہرنا ہو۔ اُس وقت کے اندر اندر اس کا اسباب گاڑی پر لد جائے۔ اگر اس طرح ہم اُس دن کے لئے تیار نہیں ہیں۔ تو پھر ہم کسی خوش بختی یا ساعتِ سعید کا بھی انتظار نہیں نہیں کر سکتے۔ ہماری امیدیں محض ایک سراب کی حیثیت رکھیں گی جن سے آنکھیں تو چکا چوند ہو سکتی ہیں۔ جن سے مایوسی تو پیدا

حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ عنہ کا ذکرِ خیر

خدا تعالےٰ کی رضا پر راضی رہنے کا عظیم الشان نمونہ

حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ عنہ کی وفات ایک ایسا صدمہ ہے۔ جسے جماعت احمدیہ کے ہر فرد نے نہایت شدت کے ساتھ محسوس کیا ہے۔ اور جنہیں اس کے اظہار کا موقع ملا ہے۔ انہوں نے اپنے اپنے رنگ میں ظاہر بھی کیا ہے۔ ایسے بہت سے خطوط جنہیں دیکھنے کا مجھے موقع ملا۔ ان میں سے چند ایک کے اقتباسات اس لئے درج ذیل کئے جاتے ہیں۔ کہ ان سے جہاں یہ ثابت ہوتا ہے کہ حضرت میر صاحب مرحوم نے خدا تعالیٰ کی خاطر اپنی زندگی کا ہر لمحہ صرف کر کے جماعت کے قلوب میں کس قدر قابلِ رشک جگہ پیدا کر لی تھی۔ وہاں یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے مامور اور مرسل کی قائم کردہ اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ سے تربیت یافتہ جماعت نے بڑے سے بڑے غم اور صدمہ کے موقعہ پر بھی خدا تعالیٰ کی رضاء پر راضی رہنے کا کیسا عظیم الشان اور بینظیر نمونہ پیش کیا ہے۔

یہ چند خطوط نمونہ کے طور پر منتخب کئے گئے ہیں۔ ورنہ جماعت کے مردوں اور خواتین کے ہر طبقہ نے جو کثیر تعداد میں خطوط لکھے ہیں۔ ان سب میں یہی رنگ پایا جاتا ہے:۔

(ایڈیٹر)

بحضور حضرت اُمّ المومنین مدظلہا العالی

(۱) مکرمہ امّاں جان صاحبہ۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

اللہ تعالیٰ کی مشیت تھی۔ جو پوری ہوئی۔ ہم لوگ جنہوں نے حضرت میر صاحبؓ (خدا تعالےٰ ان کو جنت کے اعلیٰ مقام میں جگہ دے) کے کاموں کو تھوڑا بہت دیکھا ہے۔ اور اس سلوک کا کچھ نقشہ ہمیں یاد ہے جو وہ ہمارے ساتھ کیا کرتے تھے۔ اب غم کے گھونٹ اندر ہی اندر پی رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ جو ہمیں صبر کی توفیق دے۔ امّاں جان۔ آپ کا لائق بھائی۔ جماعت کا ستون اور مولا کا پیارا۔ مہمانوں مسافروں اور غریبوں کی خبر گیری کرنیوالا۔ ہم سے جُدا ہو گیا۔ اے مولا تو اسی میں راضی ہے تو ہم بھی اب اسی میں راضی ہیں۔ اے مولا تو میر صاحب کے بچوں کو میر صاحب کا حقیقی جانشین بنا۔ والسلام

خاکسار رشیدہ پروفیسر محمد اسلم لاہور"

(۲) "حضرت مکرمہ امّاں جان سلمہا ربہا۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

کل رات کے دس بجے فون پر مجھے اِطلاع ملی۔ کہ حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ عنہ اس جہان فانی سے کوچ کر گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ابھی آگے ہی ام طاہر کا صدمہ ہمیں بھولنے نہ پایا تھا۔ کہ یہ دوسرا واقعہ ہو گیا ہے اللہ تعالیٰ ہی رحم فرمائے۔ میرے پاس دلی احساس کو ظاہر کرنے کے لئے الفاظ نہیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ حضرت میر صاحب مرحوم کو اپنے پاس جنت میں جگہ دے۔ آمین میرے لئے آپ ضرور دردِ دل سے دُعا فرمایا کریں۔ والسلام (ڈاکٹر میجر سید حبیب" (اللہ شاہ صاحب سپرنٹنڈنٹ سنٹرل جیل لاہور)

بخدمت حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب

(۱) "مکرمی جناب قبلہ میر صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آج فجر کے وقت حضرت میر محمد اسحٰق صاحب کی اچانک وفات کی اطلاع ملی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اس وقت تو بار بار زبان سے یہی نکلتا ہے۔ اور دل کی کیفیات حسرت اور غم اور اندوہ اور درد کی ہیں۔ یہ صدمہ تمام خاندان نبوت کیلئے اور سلسلہ کیلئے اور خادمانِ سلسلہ کے لئے بہت سخت ہے۔ ایک سچے اور مخلص جان نثار عالم باعمل کی وفات پر دل جس قدر بھی تڑپے قابلِ الزام نہیں۔ لیکن ہم تو منہ سے کوئی ایسا کلمہ کہتے ہیں اور نہ دل میں کسی ایسے خیال کو جگہ دیتے ہیں جو ہمارے رب کو ناپسند ہو۔ اللہ تعالیٰ کے حضور ملتجی ہیں کہ وہ ارحم الراحمین اپنے اس مخلص اور سچے اور جان نثار خادم اور عاشق کو اپنی رحمت کے آغوش میں جگہ دے۔ اور اسے اپنے انعامات سے مالا مال کرے۔ کہ باوجود ہر وہ جوہر اور قابلیت اور اہلیت رکھنے کے جس سے انسان ترقی کر سکتا ہے۔ اس نے دُنیا سے منہ موڑے رکھا۔ اور اپنی تمام استعدادوں اور قوتوں کو اللہ تعالیٰ کی رضاء کے حصول اور اس کے دین کی خدمت کے لئے وقف رکھا۔ میر صاحب ہم سب کے لئے کس قدر اعلیٰ نمونہ تھے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو بھی توفیق عطا فرمائے۔ کہ ہم اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی میں ویسے ہی منہمک اور سرشار ہو جائیں جیسے وہ تھے۔ وہ خود ہی آپ سب کے اور ہمارے زخم خوردہ دلوں کی مرہم ہو۔ اور مرحوم کے تمام خاندان کا کفیل اور وارث ہو۔ اور سلسلہ کو کوئی نعم البدل عطا فرمائے۔ اس کی قدرت سے کوئی بات بعید نہیں۔ آمین ہم سب کی طرف سے حضرت ام المومنین کی خدمت میں ہمارے جذبات کا اظہار فرما دیں اور میر صاحب مرحوم کے گھر میں اور ان کے عزیزان کے پاس بھی۔ والسلام

خاکسار ظفر اللہ خان ۱۸ ار امان"

(۲) "مخدومی مکرمی حضرت میر صاحب قبلہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ عنہ کی وفات کی غیر متوقع خبر پہنچی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ موصوف سلسلہ کے ایک جانباز اور مایۂ ناز فرزند تھے۔ اور یہ سلسلہ کا ایک خاص نقصان ہے۔ مگر

ہر بلا کیں قوم راحق دادہ است

زیر آں گنج کرم بنہادہ است

سیدہ ام طاہر رضی اللہ عنہا کے حادثہ کے بعد بہت جلد یہ دوسرا حادثہ ایک امتحان عظیم ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ پر اور ہم پر سکینت نازل فرمائے۔ اور ہماری کمزوریوں کو معاف کرے اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنی معرفت اور نور ایمان سے بہت بڑا حصہ بخشا ہے۔ میں آپ کو صبر جمیل کی کیا تلقین کروں۔ مجھے یقین ہے کہ آپ اللہ کریم کی مشیت سے کامل صلح رکھتے ہیں۔ ہاں اس پیرانہ سالی میں آپ پر مزید ذمہ داریاں عائد ہو گئی ہیں۔ وہی رب رحیم ان کو پورا کرنے کی توفیق دے گا۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے مقام قرب میں جگہ دے۔ اور اس کی اولاد کو صحیح جانشین بننے کی توفیق عطا فرما دے اور اپنے فضل سے ہم پر بھی رحم فرما دے۔ میری طرف سے بیگم میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ عنہ سے تعزیت کر دیں۔

خاکسار یعقوب علی عرفانی ۱۸ ارمارچ ۱۹۴۴ء"

بخدمت بیگم صاحبہ حضرت میر صاحب رضی اللہ عنہ

(۱) "محترمہ ممانی جان صاحبہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

ماموں جان مرحوم (اللہ تعالیٰ انہیں جنت فردوس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قرب میں اعلیٰ سے اعلیٰ مقام عطا فرمائے) کی وفات کی خبر اچانک ہمیں ملی۔ اور اسقدر تکلیف اور صدمہ کا موجب ہوئی۔ کہ الفاظ اسے بیان نہیں کر سکتے۔ خدا تعالےٰ کا شکر ہے۔ کہ ہم لوگوں کی تربیت احمدیت کی آغوش میں ہوئی ہے۔ اسلئے گوشت پوست کا دل خواہ کس قدر تکلیف ہی کیوں برداشت نہ کرے۔ رُوح۔ انا للہ و انا الیہ راجعون کہتی ہوئی آستانۂ الٰہی پر جھکتی اور اس کی رضاء پر راضی ہوتی ہے۔ خدا کے دین کے ایک مجاہد نے اپنی ساری زندگی اس کی راہ میں خرچ کرنے کے بعد اُسی کے دین کی خاطر کام کرتے ہوئے میدان عمل میں اپنی جان اپنے رب کے حضور پیش کی۔ اور خدا نے اسے قبول کیا۔ اور خود اس کی جزاء بنا۔ مگر آنکھیں نمناک اور دل ہمارے دکھیا ہیں۔ دکھیا ہیں اس خیال سے کہ اسلام کے اس کس مپرسی کے زمانہ میں خدا کے اسلام کا ایک مجاہد اس کے دین کا ایک اور سپاہی (جس کی زندگی ہمارے لئے صد رشک تھی جس کا نمونہ ہمارے لئے ایک اعلیٰ نمونہ تھا۔) کم ہو گیا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو صبر جمیل عطا فرما دے اللہ تعالیٰ ہم سب کو دین کی خاطر اپنی زندگیاں حقیقی معنوں میں وقف کرنے کی توفیق عطا فرما دے۔ اللہ تعالےٰ ہم سب سے وہ کام کروائے جس سے

وہ راضی ہو۔ اور جب ہم اس دُنیا سے جُدا ہوں۔ تو ہمارا ربّ ہمیں اپنی رضا کی جنّت میں اپنے ان بزرگوں کے پہلوؤں میں جگہ عنایت فرمائے۔ جو ہم سے پہلے جامِ شہادت پی کر اُس کے حضور حاضر ہو چکے ہیں۔ اللّٰھم آمین۔ انت مولانا ونعم الوکیل۔

(صاحبزادہ حافظ) مرزا ناصر احمدؐ۔"

(۳) پیاری ممانی جان۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'

ماموں جان کی وفات کی اچانک خبر سے سخت صدمہ ہوا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون مجھے تو یقین نہ آتا تھا۔ اور بڑی بےچینی اور اضطراب میں یہ گذشتہ دو چار دن گزرے ہیں۔ ماموں جان کا وجود سلسلہ کے لئے ایک بہت قیمتی وجود تھا۔ اور انکی اس بے وقت وفات سے سلسلہ کو بہت نقصان پہنچا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم پر رحم فرمائے۔ اور اس صدمہ کے برداشت کرنے کی طاقت دے۔ پرسوں ہی میرے پاس ایک یہاں کے احمدی آئے تھے۔ بیچارے روتے رہے۔ کہہ رہے تھے کہ باوجود اس کے کہ مشاورت اور جلسہ کے ایام میں ہزاروں آدمی باہر سے آتے تھے۔ لیکن ماموں جان کو ہر ایک کے آرام کا خیال ہوتا تھا۔ اور ہر ایک سے چلتے پھرتے پوچھتے رہتے تھے۔ کہ کھانا کھا لیا کوئی تکلیف تو نہیں۔

آپ کا درس حدیث کا شوق۔ مہمان نوازی اور غرباء کا خیال اور ان سے حسن سلوک اور سلسلہ کے دوسرے امور میں خدمت ہمیشہ یادگار رہیں گے۔ خدا کرے۔ کہ ماموں جان کے بچوں میں یہ روح تازہ رہے۔ کہ اُن کی روح کیلئے اس سے زیادہ خوشکن بات اور کوئی نہیں ہو سکتی۔ آپ کی صحت ان دنوں خراب تھی۔ مجھے بار بار اس کا خیال آتا تھا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو کامل صحت دے تا دین کی خدمت کی توفیق کا سلسلہ جاری رہے اور اس صدمہ کے برداشت کی طاقت۔

مجھے بہت افسوس ہے کہ نماز جنازہ میں شمولیت سے بھی محروم رہا۔ میں دورہ پر تھا۔ اور خانیوال سے تار ہوتا ہوا۔ مجھے جنازہ کے روز کوئی ایک بجے کے بعد ملا۔ طالب دعاء

(صاحبزادہ مرزا) مظفر احمدؐ (آئی۔ سی۔ ایس)

بنام سید داؤد احمد صاحب خلف حضرت میر صاحب مرحوم

(۱) "عزیزی سلمکم اللہ تعالیٰ۔ السلام علیکم۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ تمہارے والد حضرت میر محمد اسحٰق صاحب کے انتقال سے بہت صدمہ ہوا۔ علالت کے سبب سے خود تعزیت سے معذور ہوں۔ عرصہ دراز سے روزانہ دُعا کرتا رہتا تھا۔ کل قریباً سارا دن دُعا کرتا رہا۔ مگر مشیت ایزدی یہی تھی۔ اُن کا وقت آگیا تھا۔ ہاں غم کے ساتھ یہ اطمینان ضرور ہے کہ ان کی تمام عمر سلسلہ کی خدمت اور دین کی خدمت میں گزری اور اسی خدمت کے دوران میں انتقال کیا۔

؎ شادی بود نوبت ماتمت
اگر بر نکوئی بود خاتمت

اللہ تعالیٰ میر صاحب مرحوم کی مغفرت فرمائے۔ اور تم سب کو صبر جمیل عطا فرمائے اور سب بچوں کو دین کا خادم بنائے۔ اپنی والدہ صاحبہ اور دیگر متعلقین سے میری طرف سے تعزیت کر دینا۔ راقم (نواب) محمد علی خاں (آف مالیر کوٹلہ)"

(۲) "گرامی گوہر او دل نواز اسلمکم اللہ تعالیٰ۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'

مکرمی و محترمی صاحبزادہ میاں عبدالمنان صاحب کے تار سے اس حادثہ دل خراش و روح فرسا کی خبر مل گئی تھی جس کے اپنی زندگی میں واقع ہونے کا مجھے کبھی وہم بھی نہ گزرا تھا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

میاں آپ کے تو والد اور مجموعہ اوصاف حمیدہ و محاسن پسندیدہ والد ماجد نے وفات پائی ہے۔ انکا بابرکت سایہ سر سے اُٹھ جانا جتنا بھی موجب صدمہ و اندوہ ہو کم ہے۔ لیکن ان کی وفات کا صدمہ اُن کی اولاد اور قریبی رشتہ داروں تک ہی محدود نہیں بلکہ تمام دنیاء احمدیت اس صدمہ جانکاہ میں شریک ہے۔ اور اس میں ایسے بھی تھوڑے نہیں۔ جو یہ خیال کرتے ہوں گے۔ کہ اس حادثہ ہولناک کا صدمہ سب سے بڑھ کر انہیں کو ہوا ہے۔

بہت سے بچے اور نوجوان انکی وفات سے یتیم اور بہت سی بیوہ خواتین دوبارہ بے والی ہوئی ہیں۔ بہت سی مخلوق کو ایک سچے مربی۔ سچے خیر خواہ اور سچے ہمدرد سے محروم ہونا پڑا ہے۔ بہن بھائی کا بے مثل بھائی، بھانجوں بھتیجوں اور بھانجیوں بھتیجیوں کا بے نظیر ماموں اور چچا اُن سے جُدا ہوا ہے بالآخر یہ کہ سیدنا امام الزمان سلمہ الرحمٰن کے عظیم المرتبت معتمد سے دُنیا خالی ہوئی ہے۔ کیا آپ نے ان سب کی بے چینی اور غم گینی نہیں دیکھی۔ اور کیا اپنے اور ہم سب کے آقاء مطاع ایدہ اللہ تعالیٰ کے صدمہ و قلق کا آپ نے اندازہ نہیں کیا۔ حق یہ ہے کہ اس سانحہ عظیم کا سب سے بڑا اثر تو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہی کے دل حقائق منزل پر ہو سکتا ہے۔

ہر شخص کا صدمہ اُس کے تعلق۔ مفاد اور معرفت کے لحاظ سے ہی ہو سکتا ہے۔ مجھے الفضل کا یہ قول کہ ہم تو حضرت میر صاحب رضی اللہ عنہ کی خوبیوں کو شمار بھی نہیں کر سکتے۔ بہت اچھا اور بالکل برمحل معلوم ہوا ہے۔ واقعی ہم ان کی خوبیوں کو شمار نہیں کر سکتے۔ یہ کام بھی ہمارے مولا۔ ہمارے آقا ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہی کا ہے۔ اس لحاظ سے بھی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ پر اس سانحہ کا اثر ہم سب کے مجموعی اثر سے بھی کہیں زیادہ ہے۔ اور اس لحاظ سے بھی کہ اسلام و مسلمین کی حفاظت و بہبودی اور قیام۔ عظمت و شوکت کا جو خیال و جوش حضور کو ہے۔ وہ کسی اور کو کہاں۔ اور حضرت میر صاحب رضی اللہ عنہ اس خیال و جوش کے جیسے دلدادہ حامی، سربکف معاون اور جاں نثار مددگار تھے وہ کوئی پوشیدہ امر نہیں۔

مگر آپ کی وفات حسرت آیات پر ان سب نے اور خاص کر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے جو کیا، وہی ہم کو بھی کرنا چاہیئے۔

حضرت میر صاحب رضی اللہ عنہ کا فوت ہو جانا، کسی خاص فرد یا پانچ سات دس بیس افراد کا نقصان نہیں۔ بلکہ تمام سلسلۂ عالیہ احمدیہ کا نقصان عظیم ہے۔ وہ یتیموں کے ملجاؤ ماوا تھے۔ وہ مسکینوں اور محتاجوں کے ہمدرد و دستگیر تھے۔ وہ علوم دینی کے بحرِ زخار تھے۔ وہ حقائق و معارف کے دریائے ناپیدا کنار تھے۔ وہ خطیب فصیح اللسان و عذب البیان تھے اور مناظر یکتا و بے ہمتا۔ محراب و منبر کی اُن سے زینت تھی۔ اور کثیر خلق۔ خدا کو اُن سے راحت۔ وُہ شیدائے قرآن و حدیث اور عاشق خدا و رسول تھے۔ وُہ آیات الہیہ سے ایک بہت منوّر آیت تھے۔ اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے عظیم الشان حجت۔ دل اُن کے دردِ فراق سے بے قرار ہیں اور آنکھیں اشک بار۔ لیکن ع

بلانیوالا ہے سب سے پیارا اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

آپ اُن کے خلف اکبر ہیں۔ آپ کے بھائی چھوٹے، والدہ مکرمہ غم دیدہ و درد رسیدہ اللہ تعالیٰ ان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور آپ سب کا حافظ و ناصر ہو۔ آپکی ذمہ داری بہت بڑھ گئی۔ اور آپکے خیر طلب آپ سے اُن اخلاقِ حمیدہ کے متوقع ہیں۔ جو حضرت میر صاحب جیسے بلند پایہ و بزرگ انسان کا فرزند اکبر ہونے کے لحاظ سے آپکے شایان شان ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ آپ سب کو نوازے، اور اپنے جامع الصفات والکمالات والد ماجد کا قائم مقام بنائے۔ آمین یا رب العالمین۔

یہاں حضرت میر صاحب کی تعزیت کا جلسہ ہوا۔ نماز بھی پڑھی گئی۔ جماعت کا ہر فرد دعاءِ ترقی مدارج کرتا ہے اور بعض التزام کے ساتھ۔ کون ہے جس کو صدمہ نہیں پہنچا۔ لیکن مرضیٔ مولیٰ از ہمہ اولیٰ۔

آخر میں اس شعر پر جو اکثر زبان پر آجاتا ہے۔ خاتمہ تحریر ہے

ہو چکا اُس رُخِ انور کا نظارا ہو نا
چشمِ مشتاق مبارک تجھے دریا ہونا

حافظ سید مختار احمد از شاہجہانپور۔

نام شائع کر دئے جائیں گے

"چونکہ تحریک جدید میں چندہ دینے والے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پانچہزاری پیشگوئی کے پورا کرنے والے ہیں۔ اس لئے ان کی یاد کو قائم رکھنے کے لئے ان فہرستوں کو ایک جگہ جمع کر کے اور ساتھ اس کے تحریک جدید

وصیتیں

نوٹ:- وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ سکرٹری بہشتی مقبرہ

۷۳۴۸ منکہ سراج دین تالث ولد میاں جیا فدین صاحب قوم راجپوت پیدائشی احمدی ساکن محلہ دارالسعۃ قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷ اپریل حسب ذیل وصیت کرتا ہوں (۱) میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہو۔ اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ (۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد صدر انجمن احمدیہ میں بعد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ (۳) اس وقت میری جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ کوئی نہیں۔ میرا گزارہ اپنی ماہوار آمد پر ہے جو بہ حیثیہ خلف پیدا ہے۔ اوسطاً تیس روپے ماہوار ہے جس میں اس کا ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں داخل کرتا رہوں گا۔ کہ آئندہ اگر کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

العبد:- سراج دین تالث دارالسعۃ گواہ شد:- جیا عدین والد موصی گواہ شد:- رمضان علی کارکن پرائیویٹ سیکرٹری۔

۷۳۴۴ منکہ رحمت الٰہی زوجہ فضل دین صاحب قوم اعوان عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان دارالرحمت بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر مبلغ ۳۰۰ روپے بذمہ خاوند ہے۔ اور دیگر جائیداد زیور وغیرہ نہیں ہے میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ موجودہ جائیداد کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔

الامتہ:- رحمت الٰہی موصیہ بقلم خود۔ گواہ شد:- فضل الدین رتھانی دارالرحمت خاوند موصیہ گواہ شد:- عبدالرحیم ولد شیخ کرم علی مرحوم۔

۷۳۴۳ منکہ ریاست احمد ولد مولوی محمد عبدالسمیع صاحب قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۱۷ سال پیدائشی احمدی ساکن امروہہ ضلع مرادآباد یوپی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت جائیداد کوئی نہیں بلکہ اس وقت میری ماہوار آمد ۱۲ روپے ہے جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان دارالامان کرتا ہوں جس کو انشاء اللہ ماہ بماہ ادا کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے بعد اگر میری کوئی جائیداد ثابت ہو تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان دارالامان ہوگی۔ اگر اپنی جائیداد سے اپنی زندگی میں کچھ رقم ادا کر دوں تو وصیت کردہ حصہ سے منہا سمجھی جائے گی۔ العبد:- ریاست احمد نمبر ۱۰۶۳۰۰ معرفت ۱۲ انڈین ڈویژن (P.O. 20) گواہ شد:- بشارت احمد نسیم برادر موصی گواہ شد:- محمد عبدالعزیز حنیف السپکٹر بیت المال۔

۷۳۸۷ منکہ محمد سلیم ولد چوہدری نبی بخش قوم جٹ پیشہ زمینداری عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت ۳۱ء ساکن گھروہ ڈاکخانہ خاص ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں کیونکہ میرے والد صاحب زندہ ہیں۔ میری سالانہ آمد قریباً ۲۰۰ روپے ہے۔ میں اپنی آمد کی منتہی کی اطلاع دیتا رہوں گا۔ میں اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ تازندگی ادا کرتا رہوں گا۔ میری وفات پر جو میری جائیداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد:- محمد سلیم گھروہ موصی۔ گواہ شد:- عبدالعزیز پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ گھروہ۔ محمد شفیع احمدی پکھو بھٹی۔

۷۳۸۸ منکہ جناب الدین ولد چوہدری شاہ محمد صاحب قوم ورک جٹ۔ پیشہ ملازمت عمر ۲۴ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۱ء ساکن بہرکی پیر ڈاکخانہ نوشہرہ ورکاں ضلع گوجرانوالہ حال سب انسپکٹر پولیس تھانہ کھروڑ پکا ضلع ملتان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:-

میری تنخواہ ماہوار ۱۰۵/- روپے ہے۔ اور ۱۴/- روپے مہنگائی الاؤنس کل ۱۱۹ روپے ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ نیز میری کچھ جائیداد غیر منقولہ میرے سکنی پرکھی پور میں ہے۔ چونکہ اس وقت تک مجھے اس کا مکمل پتہ نہیں۔ اور میرے دو بھائیوں کے قبضہ میں ہے اس کی پیداوار کا حصہ ابھی تک مجھے نہیں ملتا۔ جس وقت ملے گا میں اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ ادا کر دوں گا۔ نیز جب جائیداد مذکور تقسیم ہوگی۔ تو اس کی کل مالیت کی اطلاع بعد میں دے کر اس کا ۱/۱۰ حصہ رجسٹری بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرا دوں گا۔ نیز اگر میرے مرنے کے بعد اگر کوئی جائیداد برآمد ہوئی جس کا میں نے حصہ ادا نہ کیا ہوگا۔ اس کا ۱/۱۰ حصہ انجمن وصول کرنے کی حق دار ہوگی۔

العبد:- جناب الدین سب انسپکٹر پولیس تھانہ کھروڑ پکا ضلع ملتان گواہ شد:- شرف علی منصل ع[illegible] ضلع ملتان گواہ شد:- عبدالرحیم خان احمدی چھٹی رساں کھروڑ پکا گواہ شد:- خان محمد ولد فتح محمد کھروڑ پکا۔

۷۳۹۰ منکہ محمد یونس ولد حاجی غلام جیلانی صاحب قوم شیخ پیشہ تجارت عمر ۲۸ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۶ء ساکن بریلی یوپی۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جدی غیر منقولہ جائیداد حسب ذیل ہے (۱) ایک پختہ مکان واقعہ محلہ گنگا شہر بریلی۔ جس میں ہم تین بھائی اور دو بہنیں حصہ دار ہیں۔ بروقت تقسیم جو کچھ میرے حصہ میں آئے گا اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس جائیداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ لیکن میرا گزارہ صرف اس جائیداد پر نہیں ہے۔ بلکہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ اس وقت بسلسلہ تجارت مبلغ ۲۵/- ماہوار ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں کہ میری جائیداد جو بوقت وفات ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں کروں تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائے گا

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

العبد:- محمد یونس بقلم خود موصی گواہ شد:- محمد الیاس بقلم خود گواہ شد:- شجاعت علی موصی نمبر ۲۷۹۶ انسپکٹر بیت المال گواہ شد:- (ڈاکٹر) اقبال علی غنی سپرنٹنڈنٹ مینٹل ہسپتال بریلی۔

۷۳۳۲ منکہ برکت بی بی زوجہ مالی لولا عمر ۴۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۰ء ساکن ننگل باغباناں بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرا مہر ۳۲ روپے ہے۔ جو کہ میں نے وصول کر لیا ہے اور زیورات ایک بند چاندی کے وزن ۶ تولہ قیمتی ۱۲/- روپے۔ ڈنڈیاں چار عدد دمل جھمکے قیمتی ۷ روپے۔ ایک عدد القام و پھول طلائی دو تولہ قیمتی ۱۲۷/- روپے مذکورہ جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ میری اور کوئی جائیداد

نہیں ہے۔ اگر کوئی جائیداد ثابت ہو جائے تو اس کی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ حق دار ہوگی۔ الامتہ برکت بی بی موصیہ نشان انگوٹھا گواہ شد:- عزیز الدین ننگل۔ گواہ شد:- مالی ولد رحیم بخش ننگل گواہ شد:- اللہ دتہ امام الصلوٰۃ۔

۷۳۲۷ منکہ امتہ الحفیظ زوجہ خلیل احمد صاحب قوم شیخ عمر ۱۹ سال پیدائشی احمدی ساکن محلہ کوہاڑا پیر بریلی یوپی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری غیر منقولہ جائیداد واقع باغ گوڑ شہر بریلی میں مندرجہ ذیل ہے (۱) ایک مکان سفالہ پوش پختہ چوبی قیمتی ۱۰۰۰/- روپیہ (۲) منقولہ جائیداد حسب ذیل ہے:- ایک جوڑی پنچیاں طلائی ۳ تولہ۔ ایک جوڑی بنگلس طلائی ۲ تولہ۔ ایک جوڑی کڑے ۱/۲ تولہ۔ جھومر طلائی ۲ تولہ۔ ایک جوڑی بندے طلائی ایک تولہ۔ چمپا کلی طلائی ۱ تولہ۔ گلوبند طلائی ۲ تولہ۔ چھلے و انگوٹھی طلائی ۴ عدد ۱ ماشہ چکنو طلائی ۷ ماشہ۔ کل وزن زیورات طلائی ۱۴ تولہ۔ چھاگل نقرئی ۲۰ تولہ زیور نقرئی ۴۰ تولہ کل وزن زیورات نقرئی ۶۰ تولہ حق مہر ذمہ خاوند مبلغ ۵۰۰/- روپے اور کل جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بعد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد اور پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد جس قدر میری جائیداد ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ربنا تقبل منا

انک انت السمیع العلیم

الامتہ:- امتہ الحفیظ بقلم خود موصیہ گواہ شد:- محمد عمر پدر موصیہ گواہ شد:- محمد یونس سکرٹری مال بریلی گواہ شد:- محمد شجاعت علی موصی ۲۷۹۶

۷۳۴۱ منکہ دین محمد ولد غلام حسین صاحب مرحوم قوم راجپوت پیشہ ملازمت سرکاری عمر ۲۶ سال تاریخ بیعت مئی ۱۹۱۹ء ساکن محلہ دارالرحمت قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:-

میرے قبضہ میں اس وقت کوئی جائیداد غیر منقولہ نہیں۔ البتہ ایک مکان قیمتی ۱۰۰۰/- روپیہ واقع محلہ گھوڑ وال بکیرہ ضلع ہوشیار پور میں ۱/۴ حصہ کا مالک ہوں۔ جو اس وقت میرے بھائی کے قبضہ میں ہے جو غیر احمدی ہے۔ وہ مکان میرے والد صاحب مرحوم کی پیدا کردہ جائیداد ہے۔ اس کے علاوہ میرا گزارہ میری ماہوار تنخواہ پر ہے۔ جو اس وقت مبلغ ستر روپے ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میں تازیست اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں ماہوار جمع کراتا رہوں گا۔ اور جو کبھی بعد میں میری کوئی جائیداد ہوگی اس کی بھی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ قادیان میں کر دوں گا۔ میری وفات کے بعد اگر میری کوئی جائیداد از قسم منقولہ و غیر منقولہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر ہوشیار پور والے مکان کا حصہ مجھے مل گیا تو اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ ادا کر دوں گا۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

العبد:- دین محمد معرفت محمد صدیق صاحب واقف زندگی دارالرحمت گواہ شد:- مرزا منور احمد واقف تحریک جدید گواہ شد:- محمد صدیق واقف زندگی۔

۷۳۴۰ منکہ حسن بی بی زوجہ علم الدین صاحب قوم راجپوت پیشہ ترکھان عمر ۴۰ سال۔ تاریخ بیعت ۱۹۳۴ء ساکن لودی ننگل۔ ڈاکخانہ رنج گڑھ۔ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت یہ ہے:-

حضرت مصلح موعود کا ارشاد!

”اس وقت تلوار کے جہاد کی بجائے تبلیغ اسلام کا جہاد ہر مومن پر فرض ہے“

اس کے لئے آپ اپنے علاقے کے غیر احمدی یا غیر مسلم احباب کے ہر پتے کے ساتھ چار آنہ کے ٹکٹ خاکسار کو روانہ فرمائیں (پتہ خوشخط ہو) اس کے عوض ان کو اس قیمت کا اردو یا انگریزی تبلیغی لٹریچر روانہ کیا جائے گا۔ اس طرح آپ بفضل خدا گھر بیٹھے تبلیغ اسلام کا فرض ادا کرنے والوں میں شمار ہو سکے جائیں گے۔

خاکسار:- **عبداللہ الہ دین سکندرآباد دکن**

وی پی ارسال کئے جا رہے ہیں۔ ان کا وصول کرنا احباب کا اخلاقی فرض ہے

ایک تولہ طلائی ڈنڈیاں قیمت ۷۰ روپے۔ ایک جوڑا ہ ام طلائی قیمت ۷۰ روپیہ دو عدد کنگن چاندی ۲۰/-۔ ایک بھینس ۲۰۰/-۔ دس مرلہ جگہ واقع محلہ دارالبرکات قیمت ۱۰۰/-۔ کیونکہ گڑھے ہیں مذکورہ تمام جائیداد مہر میں شامل ہو چکی ہے مذکورہ جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتی ہوں۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی میری جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ۱/۱۰ حصہ کی حقدار ہوگی۔ اور میرے ورثا مری اس وصیت پر پابند ہوں گے۔ اگر میں اپنی زندگی میں اپنی وصیت کے مطابق رقم ادا کردوں تو وہ حصہ وصیت کردہ سے منہا ہو جائے گی۔

الامتہ:۔ حسن بی بی زوجہ علم دین لودی ننگل۔
گواہ شد:۔ علم دین خاوند موصیہ۔
گواہ شد:۔ چودھری نقیر اللہ سب انسپکٹر کواپریٹو سوسائٹیز

۷۳۳۹ منکہ حسین بی بی زوجہ چودھری محمد اسمٰعیل صاحب قوم باجوہ پیشہ زمیندار ی عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۰ء ساکن کھیوہ باجوہ ضلع سیالکوٹ ڈاکخانہ کلاسوالہ حال ڈپو سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸/۲/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:۔

میرا حق مہر مبلغ ۲۰۰/- روپے ہے۔ اس کے علاوہ میری اور کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میں اپنے حق مہر کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اور اس کے علاوہ اگر میری زندگی میں کوئی اور جائیداد ثابت ہوگی تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت ادا کرتی رہوں گی۔ میرے خاوند کی آمد زمینداری سے ۱/۵ حصہ میرا ہوگا۔ جس کا ۱/۱۰ حصہ ادا کرتی رہوں گی۔ اور میرے مرنے کے بعد بھی اگر کوئی جائیداد ثابت ہوگی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میں نے ۳۰/- روپے نقد ادا کر دئے ہیں۔ اور مبلغ چار روپے چندہ شرط اول اور اعلان وصیت ادا کر دیا ہے۔

الامتہ:۔ حسین بی بی موصیہ نشان انگوٹھا ڈپو منڈی ۷۸ چک بھک رکھ ۷۸ سرگودھا۔
گواہ شد:۔ چوہدری محمد اسمٰعیل خاوند موصیہ
گواہ شد:۔ محمد بخش سیکرٹری مالی سرگودھا۔

۷۳۳۸ منکہ حاکم بی بی زوجہ حاجی اللہ بخش صاحب قوم درزی عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۵ء ساکن منگولے ڈاک خانہ چندر کے جٹاں ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶/۳/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ دس عدد چوڑیاں نقرئی وزن ۸۰ تولے قیمت ۱۰۰/- روپیہ۔ گوکھڑو نقرئی دو عدد ۵۰ تولے قیمت ۶۲/- روپے۔ ڈنڈیاں طلائی دو عدد ۱ تولہ ۴۷/- روپے۔ حق مہر وصول شدہ ۲۰۰/- روپے۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائیداد نہیں۔ میں مذکورہ بالا جائیداد کے ۱/۸ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس جائیداد کے ۱/۸ حصہ کی رقم ۵۴/۴/- بنتی ہے۔ جو میں عنقریب انشاء اللہ یکمشت ادا کر دوں گی۔ نیز میرے مرنے کے وقت اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۸ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

الامتہ:۔ حاکم بی بی موصیہ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد:۔ چوہدری غلام محمد امیر جماعت احمدیہ بوپلہ گواہ شد:۔ حاجی اللہ بخش خاوند موصیہ۔ گواہ شد:۔ محمد اسحٰق پسر موصیہ۔

۷۳۲۲ منکہ امام بی بی بیوہ چوہدری اللہ بخش صاحب مرحوم قوم جٹ پیشہ کاشتکاری عمر ۷۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۱ء ساکن ونجوال ڈاکخانہ بھاڑ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۲/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اسوقت میری جائیداد غیر منقولہ کوئی نہیں صرف مبلغ دو صد روپیہ نقد جو میرے بیٹے چوہدری بابو محمد اسمٰعیل صاحب اوورسیر کے پاس ہیں۔ میں اس کے ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میں حصہ وصیت مبلغ ۶۶/۱۱/- چند دنوں تک خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں داخل کرا دونگی۔ نیز یہ بھی وصیت کرتی ہوں کہ اگر آئندہ کوئی اور جائیداد میری وفات کے وقت غیر منقولہ یا منقولہ ثابت ہو۔ تو اسکے بھی ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ نوٹ:۔ میرا مہر ۳۲ روپے تھا جو میں اپنے خاوند کو معاف کر چکی ہوں۔ زیور بھی میرے پاس کوئی نہیں ہے۔

الامتہ:۔ امام بی بی موصیہ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد:۔ محمد اسمٰعیل پسر موصیہ اوورسیر ونجواں۔ گواہ شد۔ تاج الدین لائل پوری مدرس تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان۔

۷۳۲۰ منکہ آمنہ بی بی زوجہ مرزا حسین بیگ صاحب مرحوم قوم مغل عمر ۵۸ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۲ء ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴/۲/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری کوئی جائداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے اگر کوئی جائداد میری وفات پر ثابت ہو تو اسکے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میرے پاس دو صد روپیہ نقد ہے جس کے دسویں حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ میری کوئی آمدنی نہیں ہے میں اپنے لڑکے کے پاس رہتی ہوں جو میرے گزارہ کا ذمہ وار ہے۔

الامتہ:۔ آمنہ بی بی موصیہ دارالبرکات۔ گواہ شد:۔ مرزا محمد صادق پسر موصیہ۔ گواہ شد:۔ شیخ عبدالحق ریٹائرڈ انسپکٹر اشتمال اراضی قادیان۔

لنکا ۸ مئی۔ جنوب مشرقی ایشیائی کمانڈ کا تازہ ترین اعلان مظہر ہے کہ کوہیما کے محاذ پر ہم نے دشمن کو کئی اہم اڈوں سے نکال دیا ہے۔ اور ہمارے دستے برابر آگے بڑھتے جا رہے ہیں۔ ہمارے طیارے بھی بری فوج کا ہاتھ بٹا رہے ہیں۔ دشمن کو بھاری نقصان پہنچایا جا رہا ہے۔ اور بے شمار جاپانی موت کے گھاٹ اتارے جا چکے ہیں۔ ہماری پیش قدمی جاری ہے۔ شمالی برما میں موگاؤں کی وادی میں لکھراؤں کے پاس کئی جاپانی چوکیوں پر قابو پا لیا گیا ہے۔ اراکان میں مانگڈا بوتھی ڈانگ کے مغرب میں حملہ کر کے ایک نئی پہاڑی پر قبضہ کر لیا گیا ہے اور دشمن کو سخت نقصان پہنچایا۔

واشنگٹن ۸ مئی۔ جنرل میکارتھر کے ہیڈ کوارٹر سے تازہ ترین جنگی اعلان مظہر ہے کہ نیوگنی اور اس کے آس پاس کے جزیروں پر اتحادی طیارے زور شور سے حملے کر رہے ہیں۔ کل نیوگنی میں ویواک کو نشانہ بنایا گیا۔ اور دشمن کے ہوائی میدانوں اور توپ خانوں کی چوکیوں پر حملے کئے گئے۔ ڈچ نیوگنی کے شمال میں شونن پر بھی ہوائی حملہ ہوا۔ نیوگنی میں جاپانیوں کا صفایا کیا جا رہا ہے۔ مزید معلوم ہوا ہے کہ جاپانی فوجی بھوک سے تنگ آ کر ہتھیار ڈال رہے ہیں۔

چونگ کنگ ۸ مئی۔ تازہ ترین اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے کہ متوقع اتحادی حملوں کے پیش نظر جاپانیوں پر تشویش و اضطراب کی لہر دوڑ گئی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ شمالی چین سے جاپانی فوجیں ہٹالی گئی ہیں۔

لاہور [illegible] مئی۔ صوبہ پنجاب میں مسلم لیگ اور مسلمانوں کی تنظیم کے لئے آل انڈیا مسلم لیگ کی "مجلس عمل" کا دفتر لاہور میں کھل گیا ہے اور اس کے آفس سکرٹری سید [illegible] لاہور پہنچ گئے ہیں۔

واشنگٹن ۸ مئی۔ ایک اعلان مظہر ہے کہ جنوبی چین کے سمندروں میں امریکن طیاروں نے جاپانی جہازوں کے ایک قافلہ پر حملہ کیا اور دو جہازوں کو سمندر کی تہ میں پہنچا دیا۔

[illegible] مئی۔ لفٹنٹ کرنل ڈی کلانڈ سول سرجن [illegible] کو انسپکٹر جنرل سول ہاسپٹلز پنجاب مقرر کیا گیا ہے۔

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لنڈن ۸ مئی۔ محاذ اٹلی سے تازہ ترین اطلاعات مظہر ہیں کہ جرمنوں نے اپنے مورچوں کے پیچھے ۲۰ میل تک کا علاقہ اطالویوں سے خالی کرا لیا ہے۔

لنڈن ۸ مئی۔ جنگ کے نائب وزیر نے ایک بیان میں کہا کہ برطانوی سپاہی ۲۲ محاذوں پر لڑ چکا ہے۔ اور اللہ کے فضل و کرم سے ہر محاذ پر داد شجاعت دیتا رہا ہے اور قریباً ۱۰ لاکھ دشمنوں کا صفایا کر چکا ہے۔

پونا ۸ مئی۔ گاندھی جی کل صبح ۸ بجے رہا کر دیئے گئے۔ کرنل بھنڈاری انسپکٹر جنرل جیل خانہ جات انہیں اپنی موٹر کار میں بٹھا کر لیڈی ٹھیکرسے کے مکان میں لے گئے۔ ڈاکٹر ایم۔ ڈی۔ ڈی گلڈر سابق کانگرسی وزیر گورنمنٹ بمبئی، گاندھی جی کے سکرٹری مسٹر پیارے لال جو بعد میں رہا کئے گئے تھے پرن کٹی میں گاندھی جی کے پاس پہنچ گئے۔ گاندھی جی کے "پرن کٹی" میں پہنچنے کے آدھ گھنٹے بعد یہ اعلان جاری کیا گیا۔ کہ اپنی حراست کے کیمپ سے روانہ ہونے سے پہلے گاندھی جی نے مہادیو ڈیسائی اور کستورا بائی کی مڑھیوں کے درشن کئے۔ اور پھول چڑھائے۔ ۸ بجے گاندھی جی انسپکٹر جنرل جیل خانہ جات کی موٹر میں باہر آتے ہوئے نظر آئے اور سیدھے پرن کٹی کی طرف چلے گئے۔ گاندھی جی اگرچہ تھکے ہوئے تھے اور بہت کمزور تھے۔ مگر خوش نظر آتے تھے۔ وہاں پہنچنے کے کچھ دیر بعد آپ کے جسم کی مالش کی گئی۔

امرتسر ۸ مئی۔ حکومت ہند کے انسپکٹر آف سپلائز نے سامان بجلی کے بیوپاریوں کو ہدایات بھیجی ہیں کہ بجلی کے بلب بیچتے وقت خریدار سے فیوز بلب حاصل کریں۔ اور ایک بلب سے زیادہ بلب مہیا نہ کیا جائے۔ اور اگر کسی خریدار کی سچائی پر شبہ ہو۔ تو خریدار سے بجلی کا بل دیکھ کر بلب دیا جائے۔

بمبئی ۸ مئی۔ مسٹر بھولا بائی ڈیسائی نے گاندھی جی کی رہائی کے متعلق کہا کہ قوم نے گاندھی جی کی رہائی کی خبر سے سکھ کا سانس لیا ہے۔ اب ہم کہہ سکتے ہیں کہ ہمارا مستقبل روشن ہے۔ ہماری دعا ہے کہ وہ جلد ہی مکمل طور پر صحتیاب ہو جائیں۔

لنڈن ۸ مئی۔ جرمن خبر رساں ایجنسی نے بیان کیا کہ مارشل رومیل نے ساحلی مدافعتی انتظامات کا معائنہ حال ہی میں کیا۔ معائنہ کے خاتمہ پر مارشل رومیل نے اپنے کمانڈروں کے سامنے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ اتحادیوں کا حملہ اب ناگزیر سمجھنا چاہیئے۔ اس حملہ میں کئی حیران کن باتیں بھی ہونگی۔ دشمن پیراشوٹوں اور گلائیڈروں کے ذریعہ ساحلی فرنٹ کے عقب سے فوج اتارنے کی کوشش کرے گا۔ مگر دشمن کو حیرت کا سامنا کرنا پڑے گا۔ میں نے علاقہ کے دورے کے دوران میں ایک نئے قسم کا حفاظتی انتظام پایا۔

ماسکو ۸ مئی۔ ایک روسی اعلان میں بتایا گیا ہے کہ جرمن پیدل فوجوں نے سٹینی سلیودف کے جنوب مشرق میں روسی مورچوں پر حملہ کیا۔ دشمن کے تین سو سپاہی مارے گئے۔ ترسپول کے جنوب میں روسی دستوں نے ایک جرمن کمپنی کا صفایا کر دیا گزشتہ دس روز کے دوران میں ایک سو ہنگرین افسران اور سپاہیوں نے ہتھیار ڈال دیئے۔

لاہور ۸ مئی۔ سی۔ آئی۔ ڈی نے باوا ڈنگا سنگھ بلڈنگ میں برما سے واپس آئے ہوئے ایک ٹھیکیدار سردار بخشیش سنگھ کی جائے رہائش پر چھاپا مارا۔ اور وہاں سے تقریباً تین لاکھ روپیہ پر جو ایک بیگ میں پڑا تھا قبضہ کر لیا۔

لنڈن ۸ مئی۔ جرمن نیوز ایجنسی کا بیان ہے کہ خوفناک گولہ باری کے بعد روسی جہازوں نے پھر سبسٹاپول پر بمباری شروع کر دی ہے۔

پونا ۸ مئی۔ گاندھی جی کی صحت پہلے کی طرح ہی ہے۔ ان کے خون کے دباؤ میں کافی کمی ہو رہی ہے۔ باتیں کرنے میں چونکہ انہیں کمزوری ہوتی ہے۔ اس لئے ملنے والوں کی تعداد محدود کی جا رہی ہے۔

لنڈن ۸ مئی۔ یورپ میں جرمن علاقوں میں بھاری امریکی جہازوں نے ساڑھے سات سو کی تعداد میں برطانوی اڈوں سے اڑ کر اپنے حملے جاری رکھے اور اہم مقامات کو نشانہ بنایا گیا۔

گزشتہ رات انگریزی جہازوں نے وسطی [illegible] پر حملہ کیا۔ ہمارے ہوا بازوں نے پیرس سے سو میل دور گولہ بارود کے ایک ذخیرہ پر بہت کامیاب بمباری کی۔ ناروے کے کنارے کے پاس دشمن کے ایک تجارتی جہاز پر تارپیڈو سے حملہ کیا گیا۔

واشنگٹن ۸ مئی۔ بحر الکاہل میں جزیرہ نیوگنی میں اتحادی پیدل فوجیں ہالینڈیا سے آگے اپنے قدم مضبوطی سے جما رہی ہیں۔ اتحادی دستے دس میل آگے بڑھ چکے ہیں۔ تیمور سے لے کر سالومن تک ہوائی حملے جاری رہے۔

ماسکو ۸ مئی۔ آج جو خبریں ملی ہیں۔ ان سے ظاہر ہے کہ دشمن کے بحری جہازوں کے خلاف روسیوں کو اور کامیابی ہوئی ہے۔ جرمنی کے آٹھ جہازوں کو ڈبو دیا گیا۔ جن میں سے ایک فوج لیجانیوالا اور دو گشتی جہاز تھے۔ خلیج فن لینڈ میں ایک تین ہزار ٹن کے فوج بردار جہاز کو ڈبو دیا گیا۔

بمبئی ۸ مئی۔ گاندھی جی کی حالت میں ابھی کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ ڈاکٹر شیلا نائر نے ایک بیان میں کہا کہ کل وہ بہت تھکے ہوئے تھے۔ مگر رات نیند اچھی آگئی۔ ان کے خون کے دباؤ میں بہت اتار چڑھاؤ ہو رہا ہے۔

دہلی ۸ مئی۔ آسام برما کی سرحد پر کوہیما کے محاذ پر ہماری فوجوں نے جن جگہوں پر قبضہ کیا۔ وہاں انہوں نے اپنی چوکیوں کو مضبوط بنا لیا ہے۔ دشمن نے کئی جوابی حملے کئے مگر سب کا منہ توڑ جواب دیا گیا۔ جنوب کی طرف اور امپھال کے میدان میں کوئی خاص سرگرمی دیکھنے میں نہیں آئی۔ اتحادی فوجوں نے اپنی صفوں میں کچھ رد و بدل کی ہے۔ اور بوتھیڈانگ کا گاؤں خالی کر دیا ہے۔ کیونکہ اب اس کی کوئی فوجی اہمیت نہیں رہی۔ دشمن اس کارروائی میں کوئی رکاوٹ نہ ڈال سکا۔ شمالی برما میں چینی دستے موگانگ کی وادی میں بڑھ رہے ہیں۔

لنڈن ۸ مئی۔ ڈیڑھ ہزار امریکن بمباروں اور فائٹروں نے جرمنی میں برلن پر حملہ کیا۔ یہ ایک ہفتہ میں دوسرا حملہ تھا جو دن دہاڑے کیا گیا۔ پچھلے حملہ میں دو ہزار ٹن بم گرائے گئے تھے۔ مارچ میں جرمنی پر جو حملے کئے گئے۔ ان میں سے برلن کے علاقہ پر ۳۲ حملے ہوئے۔ جن سے اہم کارخانوں کو سخت نقصان پہنچا۔